بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴۰۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۷ احسان ۱۳۴۶ ہش ۸ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۱۷ جون ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۳۲

اخبار احمدیہ

○۔ ربوہ ۱۶ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

○۔ لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۳۴ سی ماڈل ٹاؤن لاہور مطلع فرماتے ہیں۔

ان دنوں مکرم شیخ اعجاز احمد صاحب انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ ان کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ برادرم مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی ٹانگ میں درد کی تکلیف ہے۔ غالباً عرق النساء کا حملہ ہے۔

بزرگان دین و جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اسلام کے اس ان تھک خادم کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے چوہدری صاحب کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی اور بیش از بیش توفیق خدمت دین کے ساتھ لمبی سے لمبی عمر عطا فرماوے۔ آمین

"مقام محمدیت"

یہ ایک دو ورقہ ٹریکٹ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دس اقتباسات پر مشتمل ہے۔ نہایت عمدہ کاغذ پر بلاک طباعت میں شائع کیا گیا ہے۔ اسے نہایت احتیاط سے مناسب دوستوں تک پہنچانا چاہیئے کوئی ٹریکٹ ضائع نہ ہو۔ امراء و صدر صاحبان، مربیان سلسلہ اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد مذکورہ بالا شرط کو مدنظر رکھ کر مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تا انہیں جلد ارسال کئے جائیں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

حضور اقدس کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے کہ ہر احمدی گھرانہ انصار اللہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کا خریدار بن جائے، زعمائے کرام انصار اللہ سے متعدد اعلانات اور خطوط کے ذریعہ اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست کی گئی ہے مگر ابھی ہم ان میں سے ایک حصہ ابھی تک اس سلسلہ میں خاموش ہے۔ لہذا ایسے احباب کی توجہ حضرت المصلح الموعود کے اس ارشاد کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔

"جب تم ایک ذمہ واری کا کام لیتے ہو تو تمہارا فرض ہے کہ اس کام کو پوری تندہی اور خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دو" (۲۰ دسمبر ۱۹۳۱ء)

وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

(اسسٹنٹ مینجر ماہنامہ انصار اللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت ایک درخت ہے، اور تم میں سے ہر ایک اس کی شاخ ہے

تم استقامت اور اپنے نمونہ سے اس شجرِ اسلام کی حفاظت کرو

"سچی بات یہ ہے کہ اسلام کی روح اور اصل حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف وہ انسان کو عطا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آسمان سے انعام و اکرام ملتے ہیں۔ جب انسان اس مرتبہ اور مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی نسبت کہا جاتا ہے۔ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو کامل ترقی پا کر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نجات پائی ہے۔

غرض جب کہ یہ حالت ہے اور اسلام کے دنیا میں آنے کی یہ غرض اور غایت ہے اور نجات کی حقیقت بغیر اس کے متحقق نہیں ہوتی تو ہماری جماعت کو کس قدر فکر کرنا چاہیئے کہ وہ ان باتوں کو جب تک حاصل نہ کر لیں اس وقت تک بے فکر اور مطمئن نہ ہو جاویں۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت ایک درخت کی طرح ہے۔ وہ اصلی پھل جو شیریں ہوتا اور لذت بخشتا ہے نہیں آیا۔ جیسے درخت کو پہلے پھول اور پتے نکلتے ہیں۔ پھر اس کو پھل لگتا ہے جو سبز و پھل کہلاتا ہے وہ گر جاتا ہے۔ پھر ایک اور پھل آتا ہے۔ اس میں سے کچھ جانور کھا جاتے ہیں اور کچھ تیز آندھیوں سے گر جاتے ہیں۔ آخر جو بچ رہتے ہیں اور آخر تک پک کر کھانے کے قابل ہوتے ہیں وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔

اسی طرح سے میں دیکھتا ہوں کہ یہ جماعت تو ابھی بہت ہی ابتدائی حالت میں ہے اور پتے بھی نہیں نکلے چہ جائیکہ ہم آج ہی پھل کھائیں۔ ابھی تو سبزہ ہی نکلا ہے جس کو ایک کتا بھی پامال کر سکتا ہے۔ ایسی حالت میں حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے؟ پس تم استقامت اور اپنے نمونہ سے اس درخت کی حفاظت کرو کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت اسلام کا شجر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۳۴۲-۳۴۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ جون ۱۹۶۷ء

وقفِ جدید

وقفِ جدید کی تحریک سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہایت دلپسند اور آخری تحریک ہے۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی تھی۔ آخر آپ نے ۱۹۵۷ء میں واضح طور پر اعلان کر دیا اور آپ نے اعلان کرتے ہوئے جماعت پر بہت زور دیا کہ اس کو جماعت خاص طور پر جامۂ عمل پہنائے اور فرمایا کہ اگر مجھے اکیلے ہی اس کام کو سرانجام دینا پڑا تو میں اس کے لئے اپنا سب کچھ لگا دونگا۔

آپ نے فرمایا کہ

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے۔ اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔" (الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

اس سے واضح ہے کہ یہ تحریک بلحاظ اس کے کہ یہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آخری تحریک ہے، اور بلحاظ اس کے کہ آپ نے اس کی تکمیل کے لئے عہد فرمایا کتنی اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تمام خاص تحریکوں کی طرح یہ تحریک بھی تواتر سے ترقی پذیر ہے۔ اور گو ترقی کی رفتار اتنی تیز نہیں ہے جتنی کہ ہونی چاہیئے تاہم اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ تحریک ابتدائی مرحلوں سے نکل کر ایسے دور میں داخل ہو چکی ہے کہ کہنا چاہیئے کہ شجر طیبہ نے اپنی جڑیں زمین میں مضبوط کر لی ہیں اور اس کی شاخیں ہر طرف سایہ فگن ہو رہی ہیں۔

پچھلے دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری الفضل پر ڈالی تھی کہ وہ آگے آئیں اور اسکو پروان چڑھانے کی کوشش کریں جس سے خود کہ اس ہدایت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ اگرچہ اس تحریک کی جڑیں قائم ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے ابھی طفولیت کے دور ہی میں سے گزر رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ اس تحریک نے اس دور میں بھی بفضل خدا اتنا اہم کام کیا ہے کہ جس کی نظیر مشکل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ ... میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتاریگا۔ ہمارے ننھے منے اطفال فرشتے تو ہیں۔ تاہم جب اس کام کے عظیم الشان مستقبل کا تصور کیا جاتا ہے۔ تو موجودہ کام آٹے میں نمک کے برابر بھی نظر نہیں آتا۔

سال رپورٹ برائے سال ۱۹۶۶ء ہمارے سامنے ہے اس میں جو کوائف دیئے گئے ہیں۔ وہ بے شک عام لحاظ سے بڑے تسلی بخش ہیں لیکن یہ بھی تو سوچنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس میں ذرا بھی سستی ہمیں قطعاً گوارا نہیں ہونی چاہیئے۔

کل کے اعلان سے جو الفضل میں شائع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی جماعتوں نے ابھی تک وعدے ارسال نہیں کئے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنے اعلان مورخہ ۵ جنوری ۱۹۵۸ء میں جو الفضل $\frac{1}{58}$ میں شائع ہوا ہے فرمایا ہے کہ

"چندے کا معاملہ جو وقف سے بہت سستا تھا اس کے لئے ایک بھی درخواست نہیں آئی۔ حالانکہ ایک لاکھ آدمی کی درخواست کی ضرورت تھی۔"

جب سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی توقع کے مطابق شروع ہی میں ایک لاکھ درخواست کی ضرورت تھی تو اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ آج کتنے لاکھ درخواستوں کی ضرورت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کام لاکھوں کیا کروڑوں اور کروڑوں کیا اربوں تک پہنچنے والا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ آمین۔

جیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے

ازمکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے

چشمِ نم میں موجزن خونِ دلِ بے تاب ہے
دل ہجومِ کشمکش سے ماہیِ بے آب ہے

عالمِ اسلام ہے اور حلقۂ اعداء کے تیر
بدلیوں کی تیرگی میں چادرِ مہتاب ہے

ہیں اسی ارضِ مقدس پر عدو کی یورشیں
خاک جس کی اب بھی نورِ مہرِ عالم تاب ہے

جس نے گرداب ستم سے اک جہاں کو دی نجات
آج کے دن اس پہ خود آیا ہوا گرداب ہے

یاد کر یہ مہدیٔ آخر زماں کا قول آج
"جیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ تواب ہے"

موت اور مابعد الموت سے متعلق عیسائی عقائد میں تبدیلی کے رجحانات

اسلام کی حقانیت اور برتری کا کھلا ثبوت

(مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

پولوس نے کورنتھ (Corinthians) کے لوگوں کو لکھا تھا "اگر مُردوں کی قیامت نہیں تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا" (کورنتھیوں باب ۱۵ آیت ۱۳) اور مسیح کے اس جی اُٹھنے ہی کو اس نے اپنی تبلیغ کی بنیاد بنایا تھا چنانچہ اس نے کہا

"اگر مسیح نہیں جی اُٹھا تو ہماری
منادی بھی بے فائدہ ہے اور
تمہارا ایمان بھی بے فائدہ ہے
بلکہ ہم خدا کے جھوٹے گواہ ٹھہرے
چونکہ ہم نے خدا کی بابت یہ
گواہی دی کہ اس نے مسیح کو
جلا دیا حالانکہ نہیں جلایا اگر
بالفرض مُردے نہیں جی اُٹھتے
تو مسیح بھی نہیں جی اٹھا اور
اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو تمہارا
ایمان بے فائدہ ہے۔"

(اکرنتھیوں باب ۱۵)

ایک غلطی مزید متعدد غلطیوں کا باعث بنتی ہے اور جب انسان الہام کی روشنی کے بغیر چلنا شروع کرتا ہے اور از خود اپنی راہیں متعین کرنے لگتا ہے تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مارتا اور بالآخر مُنہ کے بل گرتا ہے۔

مُردوں کا جی اٹھنا برحق۔ لیکن یہ کیونکر ہوگا؟ اگر اس سوال کو انسان الہامی ہدایت کے بغیر حل کرنا چاہے تو وہ غالباً اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر پولوس پہنچا تھا کیونکہ پولوس نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ مُردوں کا جی اٹھنا برحق ہے اس بات کی منادی شروع کی کہ یسوع مسیح اسی جسدِ عنصری کے ساتھ مُردوں سے جی اٹھے تھے گویا ایک بار فوت ہو کر وہ پھر اسی جسم کے ساتھ دنیا میں چلتے پھرتے نظر آئے۔ انجیل کی جو آیات اوپر نقل کی گئی ہیں وہ پولوس کے خیالات کا پوری طرح اظہار کرتی ہیں اگر پولوس کو یہ ضرورت پیش نہ آتی کہ وہ مُردوں کا جی اٹھنا ثابت کرتے تو وہ یقیناً مسیح کو مُردوں سے جی اٹھا پیش نہ کرتا۔ یا یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس کے دل میں یہ خیال موجود نہ ہوتا کہ مُردوں کو اسی جسم کے ساتھ جی اٹھنا ہے تو وہ مسیح کو قبر سے نکلنے کے بعد کبھی مُردوں سے جی اٹھا ثابت کرنے کی کوشش نہ کرتا بلکہ سب سے پہلے اس کی توجہ اس بات کی طرف مبذول ہوتی کہ چونکہ مُردے اسی جسم کے ساتھ جی نہیں اُٹھتے اس لئے مسیح بھی ابھی تک فوت نہیں ہوئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خاکی جسم کے ساتھ انہیں دیکھا گیا اور انہوں نے بار بار اس بات پر اصرار کیا کہ دیکھو میں وہی مسیح ہوں اور میرا وہی جسم ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میرے زخموں میں انگلیاں ڈال کر دیکھ لو۔

ایک غلطی مزید متعدد غلطیوں کے جال میں پھنسا دیتی ہے یہی کچھ پولوس کے ساتھ ہوا۔

—(۲)—

اب عیسائیت تحقیقاتی دور میں سے گزر رہی ہے بڑے بڑے پادری عیسائیت کے ہر عقیدہ کی چھان پھٹک کر رہے ہیں اور اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح حقیقی عیسائیت کا پتہ چلایا جائے۔ یسوع مسیح کی اصل تعلیم کیا تھی اور کیا کیا زوائد اس میں شامل کئے جا چکے ہیں امریکہ کا رسالہ ٹائم اس سلسلہ میں خاصہ کام کر رہا ہے اپنے "مذہب" کے کالم میں دنیائے عیسائیت کی نبضوں کی دھڑکنیں پیش کرنے میں وہ صفِ اوّل میں شمار ہوتا ہے۔ ان مضامین سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پادری کن خطوط پر سوچ رہے ہیں کس کس بات کو عیسائیت پر زائد بوجھ سمجھتے ہیں اور کس طرح اس بوجھ کو ہلکا کرنے کی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ ۱۹ رمئی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں "موت اور مابعد الموت" کے موضوع پر عیسائی دنیا کی موجودہ کشمکش کو پیش کیا گیا ہے اور تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ پہلے عیسائی کیا مانتے تھے اور اب وہ کس نہج پر سوچ رہے ہیں چنانچہ رسولوں (یعنی مسیح کے حواریوں) کا رسمی عقیدہ ان الفاظ میں پیش کر کے

"وہ دوزخ میں اترا تیسرے
دن مُردوں سے جی اٹھا وہ
بہشت کی طرف صعود کر گیا"

ٹائم کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کروڑوں عیسائی ان الفاظ میں پیش کئے گئے عقیدے کو ہمیشہ دُہراتے ہیں لیکن اس کے باوجود علمائے عیسائیت اب اس کوشش میں ہیں کہ دوزخ اور بہشت کی کوئی نئی تعریف کریں جو اس دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں مشابہت رکھتی ہو وہ اس بات کی تردید کرنے پر تُلے ہوئے ہیں کہ یہ (دوزخ اور بہشت) کوئی ایسی جگہیں ہیں جہاں مرنے کے بعد انسان جسمانی زندگی کے تسلسل میں زندگی گزاریں گے اب ان کا خیال ہے کہ دوزخ اور بہشت قلبی کیفیات اور ایک نئے ڈھب سے زندگی گزارنے کا نام ہیں اور ان کا آغاز کسی نہ کسی طرح دنیا میں ہی ہو جاتا ہے ان کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ دنیا انسانی زندگی کی غرض کو پورا کرنے اور نجات کے حصول کے لئے جملہ کوششوں کا مقام ہے اور اگلی دنیا روحانی زندگی کا ایک پہلو ہے جس میں اس دنیاوی زندگی کی جملہ بہترین باتیں پائی جائیں گی۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ اب عیسائی علماء کا خیال ہے کہ "موت مابعد الموت" کا نظریہ توہمات کی پیداوار ہے۔ "جان میکنزی" جو بائیبل کے بہت بڑے عالم مانے جاتے ہیں کا خیال ہے کہ موت مابعد الموت کے متعلق جو خیالات عام طور پر عیسائیت میں مروّج ہیں وہ ۹۵ فیصدی غیر حقیقی ہیں۔

اگرچہ موت کے بعد کی زندگی کا تصور عالمگیر ہے اور تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے لیکن عیسائیوں کی کتبِ مقدسہ میں اس کا بہت ہی کم ذکر ملتا ہے پُرانے عہد نامے میں تو بہشت کا تصور ملتا ہی نہیں اور جہاں تک دوزخ کے تصور کا سوال ہے یہ صرف اسی حد تک پایا جاتا ہے کہ مبہم طور پر موت کے بعد کوئی ایسی جگہ ہے جہاں چیزوں کو یونہی پھینک دیا جاتا ہے اگرچہ اکثر یہودی کسی نہ کسی رنگ میں موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ٹائم (TIME) کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ وہ اس پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ نئے عہد نامے میں اس زندگی کا ذکر اس طرح پایا جاتا ہے کہ گویا بہشت ایک شہر ہے جو خالص سونے کا ہے اور جس کی دیواریں ہر قسم کے جواہرات سے مزیّن ہیں اور دوزخ کو ایک ایسی جھیل بتایا گیا ہے جس میں ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ متی کی انجیل کے مطابق گنہگار دوزخ میں ہمیشہ روتے اور دانت پیستے رہیں گے اگرچہ آجکل عیسائی علماء یہ سمجھتے ہیں کہ یہ باتیں تشبیہات ہیں لیکن ایک لمبے عرصے تک عیسائیوں کا یہی خیال رہا ہے کہ یہ باتیں حقیقت پر مبنی ہیں اور اسی طرح وقوع پذیر ہوں گی۔ حالات کے بدلنے سے عیسائیوں کے مذہبی خیالات میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے جس زمانے میں مختلف بیماریوں کے علاج پر انسان کا کوئی قابو نہیں تھا ان دنوں عیسائی بہشت کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا کرتے تھے لیکن اب اسی دنیا کی زندگی کے آرام و آسائش زیادہ اہمیت اختیار کر گئے ہیں چنانچہ سان فرانسسکو کی یونیورسٹی کے فلاسفی کے پروفیسر فرانسس ماریِن (FRACIS MARIEN) کا کہنا ہے کہ موت کے بعد ایسی زندگی جو اچھی اثمارات کی حامل ہو اور جس کے متعلق یہ کہا جائے کہ وہ مزدور کی اجرت کی حیثیت رکھتی ہے آجکل کسی دلچسپی کا باعث نہیں بن سکتی۔ سٹین فورڈ (STAN FORD) یونیورسٹی کے پروٹسٹنٹ پادری ڈیوی نیپیر (DAVIE NAPIER) کا خیال ہے کہ یہ خیال کہ اگر یہاں اچھے اعمال ہوں گے تو اگلی دنیا میں رہنے کو اچھی جگہ میسر آ جائے گی خدا اور انسان کو ضرورت سے زیادہ سستا کر دیتا ہے۔ نیپیر (NAPIER) کا خیال ہے کہ دوزخ کسی صورت میں بھی دائمی نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ہٹلر اپنے گناہوں کی معافی نہ بھی مانگے اور اُسے ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ میں ڈال دیا جائے تو یہ کسی طرح بھی خدا کی شان کے شایاں نہیں۔ ٹائم (TIME) کے نامہ نگار نے واضح الفاظ میں اس بات کو پیش کیا ہے کہ عیسائی دنیا موجودہ وقت میں ان خطوط پر سوچ رہی ہے کہ انسانی اعمال کی سزا و جزا جسے نجات یا عدمِ نجات کا نام دیا جا سکتا ہے

اسی دنیا میں شروع ہو جانی چاہیئے نہ کہ اس دنیا سے نکل کر کسی اور جگہ۔ وہ کہتا ہے کہ آجکل عیسائیوں کی طرف سے دوزخ کے متعلق جو نظریہ پیش کیا جاتا ہے وہ زیادہ آسانی سے قبول کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ اس نظریہ کے بالکل خلاف ہے جو دوزخ کو ایک ختم نہ ہونے والی آگ کے گڑھے کی صورت میں پیش کرتا تھا۔ نامہ نگار کا یہ بھی کہنا ہے کہ آجکل عیسائی علماء کی اکثریت اس بات کی قائل ہوتی جا رہی ہے کہ گناہ خدا تعالیٰ سے دُوری کا نام ہے ان کے خیال میں اگر بہشتی یا دوزخی زندگی کا آغاز اسی دنیا سے ہوتا ہو تو عیسائیت کی اخلاقی تعلیم کو تقویت حاصل ہو گی۔ کیونکہ اس طرح اس دنیا میں نیک اعمال کی قدر و قیمت بڑھے گی۔

(۳)

ٹائم کے نامہ نگار نے عیسائی علماء کے خیالات کو جس طرح پیش کیا ہے وہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ اپنے مروجہ عقائد کو ترک کرتے ہوئے اب عیسائی دنیا اسلام کی تعلیم کو اپنانے پر مجبور ہو رہی ہے قرآن مجید کی تصریحات کے مطابق دوزخ ہمیشہ ہمیش جلنے والی آگ کا نام نہیں بلکہ ایک عارضی چیز ہے جسے اصلاح کے طور پر استعمال کیا جانا مقصود ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق بہشتی یا دوزخی زندگی اسی دنیا سے ہی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ موت کے بعد کی زندگی اسی دنیا کے نیک یا بد اعمال کی صورت میں ظاہر ہو گی۔ اسلام کے نزدیک دوسری زندگی کا آغاز اسی جسم کے جی اٹھنے سے نہیں ہوتا۔ یہ جسم تو خاک سے بنا ہے اور خاک ہی میں مل جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ گناہ اللہ تعالیٰ سے دُوری کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور اسے اس بات کی دلیل بھی ٹھہرایا ہے کہ حضرت مسیح ناصریؑ جو اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی تھے وہ کسی صورت میں بھی لعنت کا شکار نہ بن سکتے تھے کیونکہ لعنت جو کہ گناہ کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے ہی دُوری کا نام ہے۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک بڑا مقصد کسرِ صلیب تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ عیسائیت کے ہر غلط عقیدے کی غلطی کو ظاہر کر کے یہ ثابت کیا جائے کہ عیسائیت ہرگز قابلِ قبول نہیں اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جس کی طرف ہر غیر متعصب سوچنے والا خود بخود آنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ جس مضمون کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ عیسائی دنیا اسلامی تعلیم سے نہ صرف متاثر ہو رہی ہے بلکہ اُسے کسی نہ کسی رنگ میں اپناتی چلی جا رہی ہے ✦

نائب معتمد کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں نائب معتمد کی آسامی پُر کرنے کے لئے ایک بی۔ اے پاس یا مولوی فاضل پاس کی ضرورت ہے۔

اس اسامی کا گریڈ (۱۱۵-۵-۱۳۰-۶-۱۶۰/EB-۸-۲۰۰/EB-۱۰-۲۶۰)

خواہش مند احباب اپنی درخواستیں بمع جملہ کوائف اپنے حلقہ کے صدر کی تصدیق کے ہمراہ مورخہ ۲۵ جون تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احمدیّت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں سے روشناس کروائیے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

چندہ مساجد ــــ اور ــــ احمدی خواتین

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ ایم۔ اے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم تا ۸ جون کے چندوں کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ اس ہفتہ میں چندہ مساجد کے لئے احمدی مستورات کی طرف سے کل چار سَو چھتیس روپے کے وعدے وصول ہوئے ہیں اور نو سَو چوراسی روپے نقد وصول ہوئے گویا آٹھ جون تک چار لاکھ تینتیس ہزار پانچ سو اکہتّر روپے کے وعدے آ چکے ہیں اور تین لاکھ تہتر ہزار پانچ سَو ایک کی وصولی ہو چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ۔

گزشتہ ہفتہ بھی مَیں نے بہنوں اور عہدہ داران لجنہ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وعدہ جات اور وصولی کی رفتار میں کمی آ گئی ہے۔ اس ہفتہ یہ کمی پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ ایک زندہ جماعت کی زندہ خواتین کی شان کے یہ شایاں نہیں کہ اپنی روایات سے ہٹتے ہوئے جو وعدہ وہ کریں اس میں ان کا قدم سست پڑے۔ ابھی مسجد پر جو خرچ ہو چکا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے ہمیں مزید چھیاسٹھ ہزار روپے کے وعدوں کی ضرورت ہے اور ایک لاکھ چھبیس ہزار کی وصولی کی ضرورت ہے۔ لجنہ نے گزشتہ سال یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس سال جلسہ سالانہ تک یہ رقم پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ جب تک تمام لجنات کی عہدہ داران اپنی ذمہ داری کا پورے طور پر احساس نہیں کریں گی اور رات دن لگ کر اس چندہ کی وصولی نہیں کریں گی چھ ماہ میں یہ چندہ ختم ہونا مشکل ہے۔ پس مَیں اس نوٹ کے ذریعہ اپنی بہنوں کو توجہ دلاتی ہوں کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات ادا کریں جو وعدے پورے کر چکی ہیں وہ شکرانہ کے طور پر مزید اس میں کچھ دیں۔ جو ابھی تک اس نیک تحریک میں شامل نہیں ہوئیں وہ مزید دیر نہ کریں اور جلد سے جلد مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔ تمام وہ طالبات جنہوں نے مڈل کا امتحان پاس کیا ہے اور جو اب عنقریب میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے والی ہیں اپنی کامیابی کی خوشی میں خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔

خاکسار **مریم صدیقہ**

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اطفال کے لئے ایک ضروری اطلاع

اطفال الاحمدیہ کے جو چار امتحان ــــ ستارۂ اطفال، ہلالِ اطفال، قمرِ اطفال و بدرِ اطفال ــــ ہر سال منعقد ہوتے ہیں ان کے لئے اس سال ۱۴ اگست کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ان امتحانات کا پاس کرنا ہر طفل کے لئے لازمی ہے اس لئے سب اطفال کو چاہیئے کہ وہ مقررہ امتحانی نصاب کی اچھی طرح تیاری کر لیں۔ مربی صاحبان و دیگر عہدیداران اطفال الاحمدیہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے سب اطفال کو ان امتحانات میں شامل کریں اور ان کی ضروری راہنمائی کریں۔

مرکز نے بڑی محنت سے "کامیابی کی راہیں" کے نام سے ہر امتحان کے نصاب کی الگ الگ کتاب شائع کر رکھی ہے۔ مکمل سیٹ کی قیمت اڑھائی روپے ہے۔ اکٹھی بہت سی کتب منگوانے پر مجالس کو قیمت میں ۱۲ فیصد رعایت بھی مل سکے گی۔ ان کتب کا انگریزی ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے جس کا مکمل سیٹ چار روپے میں مل سکے گا۔

مَیں امید رکھتا ہوں کہ اس امتحان میں ہمارے اطفال گزشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں شامل ہوں گے۔ امتحانی پرچے انشاء اللہ یکم اگست تک سب مجالس کو بھجوا دئے جائیں گے۔

خاکسار **رفیق احمد ثاقب**

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اذکروا موتکم بالخیر

والد بزرگوار مخدوم محمد ایوب صاحب مرحوم

(مکرم مخدوم الطاف احمد صاحب میانی ۔ ضلع سرگودھا)

والد بزرگوار وسط فروری ۱۹۶۶ء میں دل کی تکلیف میں مبتلا ہوئے ۔ شروع میں تکلیف معمولی تھی ۔ مناسب دوائیاں استعمال کرنے سے آرام آگیا ۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد تکلیف بڑھ گئی اور شدت اختیار کر گئی ایسی ہی تکلیف پہلے دو دفعہ آپ کو ہو چکی تھی ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بالکل تندرست ہو گئے تھے ۔ اب جب تیسری دفعہ آپ بیمار ہوئے تو دعاؤں سے فائدہ نہ ہوا اور مرض بڑھتا گیا ۔ سوائے دودھ کے آپ کوئی غذا نہ کھا سکتے تھے ۔ اسی حالت میں گیارہ مہینے گذر گئے اور آپ بہت کمزور اور لاغر ہو گئے ۔ آپ کی خواہش تھی کہ گھر کے سب افراد آپ کے پاس موجود ہوں چنانچہ جو افراد گھر سے باہر تھے وہ بھی آپ کے پاس پہنچ گئے ۔ اور آپ کی خدمت میں لگ گئے ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۶۷ء کو آپ کی حالت بہت خراب ہو گئی ۔ اور رات کو بھی تکلیف رہی ۔ صبح ۳ رمضان المبارک مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات آپ کی طبیعت ذرا سنبھل گئی اور ہمیں قدرے تسلی ہوئی ۔ مگر بارہ بجے کے بعد آپ کی حالت پھر تشویشناک ہو گئی اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اب آخری وقت آن پہنچا ہے اور بچنے کی کوئی صورت نہیں رہی ۔ چنانچہ آپ کے پاس سورۃ یٰسین پڑھی گئی ۔ جب آپ آخری سانس لے رہے تھے تو آپ کے پاس بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا گیا ۔ اس وقت یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ بھی دل میں کلمہ شہادت پڑھتے جا رہے ہیں ۔ اسی حالت میں آپ نے پونے ایک بجے کے وقت اپنی جان جان آفرین کے حوالے کر دی ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اسی دن تجہیز و تکفین کے بعد آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو اپنے والدین کے درمیان اپنے آبائی قبرستان میں مغرب کے بعد دفن کیا گیا اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے ۔ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین یا ارحم الراحمین ! آپ کی وفات پر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۔ حضرت سیدہ ام متین بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر بہت سے افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان سلسلہ نے ہمدردی کا اظہار کیا ۔ میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان سب کو اجر عظیم عطا فرمائے ۔ آپ ۱۰ فروری ۱۸۹۷ء بروز جمعۃ المبارک حضرت مخدوم محمد صدیق صاحب رضی اللہ عنہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے) کے ہاں پیدا ہوئے تھے (اس لحاظ سے آپ نے ۷۰ سال عمر پائی) ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ اپنے علاقہ میں معزز زمیندار تھے اور ایک قدیم بزرگ خاندان مخدوماں سے تعلق رکھتے تھے ۔ جو بلحاظ دینداری اور تقویٰ مشہور چلا آتا ہے اور صاحب کمال میں شمار کیا جاتا ہے اور کئی پشتوں سے لوگ ان کے مرید چلے آتے ہیں ۔ بظاہر حالات یہ ممکن نہ تھا کہ دادا جان رضی اللہ عنہ ایک خاندانی پیر ہونے کی وجہ سے اپنی عزت اور وجاہت کو چھوڑ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو سکتے لیکن چونکہ ان کے دل میں بچپن سے ہی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تھی اور مروجہ دینی علوم کی واقفیت کے علاوہ ان کو علامۃ العصر حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی صحبت اور شاگردی کا فیض حاصل تھا اسلئے انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی اختیار کرنے کی سعادت پائی چنانچہ اس وقت سے ہمارے خاندان کے افراد احمدی چلے آ رہے ہیں اور والد بزرگوار مرحوم پیدائشی احمدی تھے ۔ ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ کے احمدی ہو جانے کے بعد پیری کا سلسلہ تو ختم ہو گیا ۔ مگر لوگوں کے دلوں میں خاندان کی عزت ابھی قائم ہے

آپ نے دینی تعلیم بچپن میں اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہ سے حاصل کی اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو صرف و نحو کا علم تھا ۔ آپ نے بھیرہ کے گورنمنٹ ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور اپنے سکول میں اول آئے پھر علیگڑھ کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ۱۹۱۸ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے بی اے کا امتحان پاس کیا ۔ بعد ازاں لاء کالج لاہور میں ایل ایل بی تک تعلیم حاصل کی ۔

ابتدائی زمانہ میں آپ ایک گاؤں کوٹ احمد خاں میں (جو قصبہ میانی سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے) رہائش رکھتے تھے ۔ جب آپ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو آپ نے اس گاؤں کو چھوڑ کر بھیرہ میں رہائش اختیار کر لی (وہاں پر ہمارا آبائی مکان ہے) پھر ۱۹۵۲ء میں آپ نے قصبہ میانی میں رہائش اختیار کر لی ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعتہائے احمدیہ میں جب امراء مقرر فرمائے تو جماعت احمدیہ بھیرہ کے سب سے پہلے امیر ہمارے دادا جان رضی اللہ عنہ ہی مقرر ہوئے اور عمر بھر وہی امیر جماعت رہے ۔ ان کی وفات کے بعد جب والد بزرگوار مرحوم نے بھیرہ میں رہائش اختیار کر لی تو آپ بھی لمبا عرصہ وہاں کے امیر جماعت رہے ۔ پھر جب آپ نے قصبہ میانی میں رہائش اختیار کی تو آپ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ و میانی کے صدر منتخب ہوئے اور تا زندگی آپ ہی صدر رہے ۔

آپ نے جماعتی کام بہت دلچسپی سے سرانجام دئے آپ جماعتی نظام اور وقار کا بہت خیال رکھتے تھے اگر جماعت کے افراد میں کوئی جھگڑا ہو جاتا تو اسے بڑے اچھے طریقے سے سلجھانے کی کوشش کرتے اور فریقین کو آپس میں جلدی راضی کرنے کی کوشش کرتے تاکہ جماعتی کام میں حرج نہ ہو یا ان کا اپنا کوئی نقصان نہ ہو اور ان کے دل میں ایک دوسرے کے خلاف کوئی رنجش نہ رہے ۔ ایسے مواقع پر اگر ان سے کوئی سختی بھی کر دیتا تو آپ بُرا نہ مناتے ۔ بلکہ اس خیال سے کہ یہ معذور اور مجبور ہے آپ اسے معاف کر دیتے اور پہلے سے زیادہ ہمدردی کرنا شروع کر دیتے

(باقی)

باجلاس جناب میاں محمد اشرف صاحب
سپیشل کلکٹر چنیوٹ

یارا پسر دادا ۔ جلا ۔ میرو ۔ صوبیتہ بخشنہ پسران سوہنی ۔ مسماۃ نیاواں بیوہ وہنی مسماۃ بھاگاں ۔ مسماۃ چیمی دختران سوہنی اقوام جٹ ہرل ساکنان ۔

بنام

مسماۃ چیمی بیوہ پیارا (۲) مراد راج ولد راجکو (۳) نیز محمد سلام (۴) نذر نیاز (۵) سندر داس پسران کرم نرائن اقوام کھتری دعوز ساکنان کوٹ اروش حال سکنہ بھارت (علم پتہ)

درخواست فک الرہن زیر دفعہ ایکٹ انفکاک و داگذاری اراضی مرہونہ کھاتہ ۳/۲ کا ۵ حصہ بوقبہ ... بنجر ... مندرجہ جمعبندی ۱۹۵۶-۵۷ء رقعہ موضع کوٹ اروش تحصیل چنیوٹ ملا بدل و بلا ادائیگی زر رہن مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں چونکہ مسئول علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۳/۷ تاریخ پیشی برائے سماعت مقرر ہو چکی ہے ۔ لہذا مسئول علیہم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ مقررہ پر حاضر آویں بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ ۹/۶/۶۷

مہر عدالت ۔ دستخط حاکم

INF (M) 935/67

درخواست دُعا !

(محترمہ بیگم کرامت اللہ صاحب مرحوم کراچی)

عرصہ چھ سال سے وقتاً فوقتاً بذریعہ الفضل میں اپنے شوہر چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم آف کراچی کی صحت کے لئے درخواست دعا کی تحریک کرتی رہی ہوں ۔ جس کا خاطر خواہ فائدہ بھی ہوا ۔ میری تحریک پر ہمیشہ بزرگوں اور بہنوں بھائیوں وعزیزوں نے بڑھ چڑھ کر دعاؤں سے میری امداد کی ہے ۔ ڈاکٹروں کے نزدیک ۱۹۶۳ء میں ہی مرحوم صرف چند ماہ زندہ رہ سکتے تھے مگر مخلصانہ دعاؤں کی برکت سے معجزانہ طور پر ۵ سال زندگی ملی جس کے لئے اپنے پیارے مولیٰ کریم کی بے حد شکر گذار ہوں ۔ اب ان کی زندگی ختم ہو چکی تھی وہ مورخہ ۲۰ مئی کو خندہ پیشانی سے اپنے مولیٰ کریم کے حضور حاضر ہو گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا　اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اس قدر طویل علالت کے دوران کبھی ناشکری کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے بلکہ ہر قسم کی تکالیف رضائے الٰہی کے حصول کے لئے برداشت کرتے رہے ۔ بہت باحوصلہ اور باہمت انسان تھے ۔ ان کی وفات پر کثرت سے تاریں اور خطوط میرے اور میرے بچوں کے نام آئے ہیں ۔ میرے بیٹے عزیز مسعود احمد کرامت نے تمام تاروں کے جواب ارسال دئے ہیں اور دس پندرہ خطوط تک روزانہ جواب میں لکھنے شروع کر دئے ہیں ۔ میں چونکہ ابھی جواب نہیں لکھ سکتی اس لئے معذرت خواہ ہوں ۔ انشاء اللہ طبیعت ذرا سنبھل جانے پر خود بھی جواب لکھنے کی کوشش کروں گی ۔

کرامت اللہ صاحب مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک تھے ۔ میری عاجزانہ درخواست ہے کہ تمام بھائی بہنیں میرے بچوں کے لئے دعا فرما دیں کہ اپنے والد کے نقش قدم پر چل کر خلافت احمدیہ کو قائم رکھنے والے بنیں ۔ آمین ثم آمین ۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرما دیں کہ خداوند کریم مجھے اس قدر طاقت و ہمت اور صحت دے کہ جس شفقت پدری سے میری اولاد محروم ہو گئی ہے ۔ میں وہ بھی دے سکوں اور مرحوم کی اس خواہش کو پورا کر سکوں جو ان کو ہمیشہ تھی کہ ان کی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت ہو ۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے ۔ آمین ثم آمین ۔

لجنہ اماء اللہ کا دسواں سالانہ اجتماع

ضروری ہدایات

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں آخر اکتوبر ۱۹۶۶ء میں منعقد ہوگا۔ ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بھی لجنہ کے ساتھ ہی ہوگا۔ لہذا لجنات ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

۱۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اجتماع میں ان کی طرف سے ضرور کوئی نہ کوئی نمائندہ شامل ہو۔ خواہ ایک نمائندہ ہی آئے لیکن ضرور آئے۔ نمائندگان کے پاس مقامی صدر لجنہ کی تحریر موجود ہونی چاہیئے کہ فلاں فلاں نام کی ممبرات ہماری لجنہ کی طرف سے نمائندہ ہوں گی ورنہ نمائندگی کا ٹکٹ نہ دیا جائیگا۔ بہتر ہوگا کہ عہدہ داران دس پندرہ روز پہلے اطلاع دے کر ٹکٹ منگوا لیں۔

۲۔ چندہ سالانہ اجتماع:۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کیلئے ادا کرنا لازمی ہے سال میں ایک مرتبہ ۵۰ پیسے فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ لیکن ہر ممبر سے لیا جائے۔ اب چونکہ سالانہ اجتماع کا انتظامی کام شروع ہو چکا ہے۔ لہذا چندہ اجتماع جلد از جلد وصول کر کے بھجوا دیا جائے۔

۳۔ تقریری مقابلہ جات میں لجنہ اور ناصرات کے تینوں معیار کے مقابلوں میں ہر لجنہ کی طرف سے صرف ایک ایک مقررہ شامل کی جائیگی۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں کہ اپنے ہاں مقابلہ کروا کے صرف اول آنیوالی لڑکی کو مرکز میں بھجوائیں۔ جو بچیاں کئی سال سے ایک ہی معیار میں حصہ لے رہی ہیں اور ان کو مشق ہو چکی ہے وہ مقابلہ میں نہیں آئیں گی بلکہ انہیں کسی الگ موضوع پر تقریر کرنے یا مقالہ پڑھنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ ایک ماہ قبل اپنی تقریر یا مقالہ کے موضوع اور وقت سے اطلاع دیں۔

۴۔ اجتماع سے ایک ہفتہ قبل تمام لجنات کی طرف سے یہ اطلاع آنی ضروری ہے۔ کہ ان کی طرف سے کل کتنی مستورات اور بچیاں آ رہی ہیں تا ان کے قیام وطعام کا مناسب انتظام کیا جا سکے۔

۵۔ شوریٰ۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کے ایجنڈا کے لئے ایسی تجاویز بھجوائیں جو لجنہ اماء اللہ کی ترقی اور بہبودی پر مشتمل ہوں۔ یاد رہے کہ ایسی تجاویز ہر لجنہ کے اجلاس میں پیش ہو کر وہاں سے منظور کر کے مرکز کو بھجوائی جائیں۔ یہ تجاویز پندرہ ستمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

۶۔ شعبہ مال:۔ سال رواں کا مالی جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ مالی سال کے سات ماہ گذرنے پر بجٹ کی آمد میں مجموعی طور پر تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کی کمی ہے اگر آمد کا یہی حال رہا تو سال کے آخر تک لجنہ مرکزیہ کے لئے اپنا بجٹ پورا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ ابھی ہمارے مالی سال کے پانچ ماہ باقی ہیں۔ اسلئے لجنات کی عہدہ داران پوری محنت اور توجہ سے کام لیتے ہوئے اپنا بجٹ پورا کرنے کی پوری کوشش کریں

۷۔ تقریری مقابلہ معیار اول۔

اس مقابلہ میں بی اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں شامل ہونگیں اس کے علاوہ جن بہنوں کو تقریر کرنے کا تجربہ ہو وہ اس معیار میں حصہ لے سکتی ہیں۔ فی تقریر ۷ منٹ وقت دیا جائے گا۔ عنوانات مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ اسلام اور نظام خلافت

۲۔ احمدیت میں نظام وصیت کی اہمیت۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور انسان کامل۔

۸۔ تقریری مقابلہ معیار دوم:۔

اس میں ایف اے اور بی اے کی لڑکیاں شامل ہو سکتی ہیں۔ وقت پانچ منٹ دیا جائے گا

(۱) رسومات معاشرہ کا ناسور ہیں

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق الہیٰ۔

(۳) سادہ زندگی کی ضرورت و اہمیت۔

۹۔ تقریری مقابلہ معیار سوم:۔

(۱) سینما ایک مخرب الاخلاق تفریح ہے۔

(۲) محنت اور سچائی ترقی کے سنہری گر ہیں۔

(۳) سیرت امہات المومنین میں سے صرف مندرجہ ذیل خواتین مبارکہ کی سیرۃ پر روشنی ڈالی جائے۔ (۱) حضرت خدیجۃ الکبریٰ (۲) حضرت عائشہ صدیقہ (۳) حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم۔

نوٹ:۔ معیار اول اور معیار دوم کی ہر تقریر کرنیوالی سے تقریر کے بعد دو منٹ زبانی سوالات کئے جائیں گے جس سے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ مضمون اس کا اپنا تیار کردہ ہے۔

۱۰۔ انگریزی تقریری مقابلہ:۔

اس تقریری مقابلہ کے لئے وقت صرف پانچ منٹ دیا جائے گا۔ موضوع یہ ہے:

1- Blessings of Khilafate Rasheda

2- Purdah does not hinder the progress of Women.

3. Islam is the Religion of Human Nature.

مقابلہ مضمون نگاری

مضمون تیار کر کے سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیا جائے۔ مضمون فل سکیپ سائز کاغذ پر ایکطرف لکھا ہو۔ سات سے دس صفحات پر مشتمل ہو۔ ہر مضمون پر اس لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کی تصدیق ضروری ہے۔ ورنہ مضمون مقابلہ میں شامل نہ ہوگا۔ مضمون نگاری کے مقابلہ میں اول آنیوالا مضمون مقابلہ اجتماع کے موقعہ پر پڑھکر سنایا جائیگا۔

مضمون نگاری کے عنوانات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) حضرت مصلح موعودؓ کا پچاس سالہ دور خلافت (۲) لجنہ اماء اللہ کی تاریخ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض وغایت۔

۱۲۔ مقابلہ حسن قرأت بھی ہوگا صحیح تلفظ کا خیال رکھا جائے۔

۱۳۔ اس کے علاوہ ایک پرچہ معلومات دینیہ پر مشتمل ہوگا۔ جس میں قرآن مجید کی سورۃ یٰس حفظ۔ سُبُل السلام (؟) المومنین سے حدیث ۱۱ سے لیکر ۲۰ تک حدیثیں حفظ۔ قصیدہ کے آخر سے پہلے دس اشعار ترجمہ کے ساتھ درثمین کی دو نظمیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کوئی دس الہامات شامل ہوں گے۔ جو بہنیں زبانی امتحان دینا چاہیں۔ ان سے زبانی امتحان لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ چونکہ باہر سے بہت کم خواتین اجتماع میں آتی ہیں۔ اسلئے اس کا تحریری یا زبانی ہر لجنہ اجتماع سے قبل امتحان لے کر نتیجہ دفتر لجنہ میں بھجوائیں۔

(باقی)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع مظفرگڑھ کا اجلاس

ضلع مظفرگڑھ کے جملہ قائدین کا اہم اجلاس مورخہ ۱۲ جون (اتوار کو) ٹھیک ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ لیہ میں منعقد ہوگا۔ جس میں بعض نہایت اہم مسائل پر غور کیا جائے گا۔ ضلع کے جملہ قائدین کی شرکت لازمی ہے۔ اگر بالفرض کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی قائد خود شرکت کرنے سے معذور ہوں تو وہ کسی اور عہدیدار کو اپنا نمائندہ نامزد کر کے بھیجیں۔ بہر حال اس اجلاس میں ضلع کی ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے۔ اگر قائد کسی نمائندے کو نامزد کریں۔ تو اس کی اطلاع خاکسار کو ضرور دیں۔ (مرزا بشیر احمد قائد ضلع مظفرگڑھ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم میجر منظور احمد صاحب آف کراچی کی صاحبزادی عزیزہ زجاجہ کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ (ملک منور احمد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ)

۲۔ چوہدری سردار احمد صاحب کی بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ عبد اللطیف ملازم ریلوے بریج (؟) دوکن اپ جہلم

۳۔ خاکسار کے دونوں کان بہت سخت بند ہو گئے ہیں۔ کان بند ہوئے ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ خاکسار اونچا بھی نہیں سن سکتا۔ ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔ (راجہ محمد اکرم شاہد مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲ نیشن آباد ضلع گجرات)

۴۔ خاکسار کا لڑکا مبارک الٰہی ہیضہ کی وجہ سے بہت سخت بیمار ہے اور چار دن سے حالت تشویشناک ہے (محمد خورشید احمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ)

۵۔ برادرم عزیزم محمد بشیر صاحب آزاد کی بیوی عرصہ سات ماہ سے شدید بیمار ہے۔ بیماری پیچیدہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ نیز والدہ صاحبہ محمود صاحب فراش ہیں۔ (حکیم محمد اسماعیل ربوہ)

۶۔ میرے والدین نیز دو بچے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ (منصور احمد ندیم)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۵۶

میں قاضی محمد اسحٰق بسمل ولد قاضی محمد سعید صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن جہت پور ڈاک خانہ کوٹلی ضلع سیالکوٹ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۲/۶۶ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

ایک قطعہ زمین جس کا رقبہ ایک کنال ہے اور محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں واقع ہے۔ اس میں ہم دو بھائی شریک ہیں۔ میں اس زمین کے نصف کنال کی موجودہ قیمت مبلغ پندرہ صد روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۲۵۴ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ (شرط اول -/۲ روپے)

العبد:۔ قاضی محمد اسحٰق بسمل بقلم خود حال مقیم ۸/۴۶ پی اے ایف کالج۔ رسالپور چھاؤنی

گواہ شد:۔ نذیر احمد ساجد وصیت نمبر ۵۹۷۵ سیکرٹری تحریک جدید۔ رسالپور چھاؤنی

گواہ شد:۔ مبارک احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رسالپور۔

مسل نمبر ۱۸۷۵۷

میں اقبال بیگم زوجہ عبدالحفیظ خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال۔ بیعت پیدائشی ساکن خوشاب ڈاک خانہ خوشاب ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ کانٹے وزنی ۱½ تولہ

۲۔ گلوبند طلائی وزنی ۲½ تولہ

۳۔ گھڑی چین طلائی وزنی ۳ تولہ

۴۔ انگوٹھیاں طلائی وزنی ۲ عدد ۶ ماشہ

۵۔ ٹیس دو عدد ۶ ماشہ کل وزن ۸ تولہ

مالیتی -/۸۰۰ روپیہ

۲۔ حق مہر -/۳۰۰ بذمہ خاوند

۳۔ نقد مبلغ -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر میرا کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

شرط اول -/۲ روپے۔

الامۃ:۔ اقبال بیگم۔ ضلع سرگودھا

گواہ شد: عبدالحفیظ خان خاوند موصیہ محلہ زبیر انوالہ خوشاب

گواہ شد:۔ عبدالرشید خان محلہ زبیر انوالہ مسجد احمدیہ لعل خوشاب۔ ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۸۷۵۸

میں ملک محمد یوسف ولد صوبیدار نور محمد قوم جٹ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۱۱ ڈاک خانہ سانگھڑ ضلع سانگھڑ صوبہ سندھ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جبکہ اس وقت -/۳۹۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی، ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -/۲ روپے)

العبد:۔ ملک محمد یوسف ولد صوبیدار نور محمد ملک E/65/8 ڈبلیو پی آئی ڈی سی ہاؤسنگ کالونی سکندر آباد۔

گواہ شد: کریم احمد نعیم پنسلین فیکٹری۔ پریذیڈنٹ ڈبلیو پی آئی ڈی سی سکندر آباد

گواہ شد:۔ نذیر احمد سیکرٹری مال کوارٹر نمبر E/2/7 ہاؤسنگ کالونی سکندر آباد۔ داؤد خیل ضلع میانوالی۔

مسل نمبر ۱۸۷۵۹

میں رشید احمد ولد چوہدری محمد علی طاہر صاحب، قوم گھمن جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ بستی احاطہ میراں حلوائی ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ دس روپے ہے اور مجھے بطور جیب خرچ والدین کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(شرط اول ۳/۵۰ روپے)

العبد: رشید احمد گوجرہ بستی احاطہ میراں حلوائی لائل پور۔

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مربی انچارج لائل پور

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد علی۔

مسل نمبر ۱۸۷۶۰

میں جنت النساء بیگم زوجہ چوہدری قطب الدین صاحب قوم جٹ ہرل پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی ساکن چک جھنگلوالہ حال ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱۔ میرا حق مہر یک صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور کانوں کی بالیاں طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمت یک صد روپیہ ہے۔

۳۔ ایک عدد سلائی کی مشین پرانی قیمت یک صد روپیہ۔

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد جس کی کل قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کروں گی وہ اس رقم سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کر دی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

(شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ: جنت النساء بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:۔ معین الدین احمد پسر موصیہ۔

گواہ شد:۔ عطا محمد ولد مولا بخش امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ۔ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۷۶۱

میں نعیمہ اختر زوجہ ملک نسیم احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ بلوچستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا حق مہر دس ہزار ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۱۷ تولے قیمت	-/۲۰۴۰
انگوٹھیاں ۶ عدد طلائی وزنی ۳ تولے	-/۳۶۰
مالا ہار طلائی وزنی ۱۶ تولے قیمت	-/۱۹۲۰
ایک سیٹ گلوبند۔ جھمکے۔ ٹیکا انگوٹھی۔ وزنی ۸ تولے	-/۹۶۰
ایک سیٹ طوق طلائی وزنی ۶ تولے	-/۷۲۰
ایک نیکلس طلائی ۶ تولے	-/۷۲۰
بندے طلائی ۱۰ ماشے	-/۱۰۰
مجموعہ طلائی وزنی ۵ تولے	-/۶۰۰
کل میزان	-/۷۹۲۰

میں مندرجہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی بعد جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -/۵ روپے)

الامۃ:۔ نعیمہ اختر۔

گواہ شد:۔ نسیم احمد کوئٹہ

گواہ شد:۔ مرزا غلام حیدر وکیل صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم ۵۹ کلب روڈ نوشہرہ۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل

سے خط و کتابت کیا کریں۔

گانے کی طرح ہر قسم کا ناچ بھی ایک لعنت ہے اس سے قوم کے اخلاق بگڑتے ہیں

حقہ بھی لغویات میں شامل ہے اور اس کا ترک کرنا نہایت ضروری ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا (الفرقان) کی تفسیر میں لغویات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"تیسری چیز جو موجودہ زمانہ کے لحاظ سے لغو میں شامل ہے وہ ناچ ہے۔ انگریزوں میں کسی زمانہ میں ناچ بہت برا سمجھا جاتا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ لوگوں نے اسے اختیار کرنا شروع کر دیا۔ پہلے عورت اور مرد صرف ہاتھ پکڑ کر ناچتے تھے پھر سینہ کی طرف سینہ کر کے ناچنے لگے۔ پھر یہ سلسلہ اور بڑھا اور درمیانی فاصلہ تین انگشت تک آگیا اب بہت جگہ پر یہ بھی اڑ گیا ہے قرآن کریم نے

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ (النور)

میں عورتوں کے لئے اپنے پیروں کو اس طرح زمین پر مار کر چلنے سے بھی منع فرمایا ہے جس سے ان کی زینت کا اظہار ہو اور ناچ میں تو زینت کے اخفا کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس ناچ بھی مال اور اخلاق کو تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو کنچنیوں کے ایک ایک ناچ پر اپنی ساری جائدادیں دے دیتے ہیں۔ ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو ڈوموں کے لطیفوں پر اپنے قیمتی اموال لٹا دیتے ہیں۔ پس گانے کی طرح ہر قسم کا ناچ بھی ایک لعنت ہے جس سے نوجوانوں کے اخلاق بگڑتے اور قوم کے اموال تباہ ہوتے ہیں۔

چوتھی چیز جو لغویات میں شامل ہے اور جس کا ترک کرنا نہایت ضروری ہے۔ وہ حقہ ہے لوگ پہلے تو اس کو اس لئے شروع کرتے ہیں کہ اس سے قبض کھل جاتی ہے مگر پھر ان کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ پاخانہ میں بیٹھے تین تین دفعہ چلمیں بھرواتے ہیں تب انہیں اجابت ہوتی۔ پھر حقہ پینے والوں کو ہمیشہ گلے اور سینہ کی خرابی اور کھانسی کا عارضہ لاحق رہتا ہے کیونکہ جو چیز جسم کو حسن کر دیتی ہے وہ آخر میں اعصاب کو ڈھیلا اور کمزور کر دیتی ہے اور کئی امراض کا موجب بن جاتی ہے مگر اس زمانہ میں حقہ اور سگریٹ کا اس قدر رواج ہے کہ اکثر نوجوان بلکہ بچے بھی اس میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ ایک نشہ آور چیز ہے اس لئے وہ رفتہ رفتہ اس کے اس قدر عادی ہو جاتے ہیں کہ اگر طبیعت سست ہو نے پر انہیں حقہ یا سگریٹ یا نسوار وغیرہ نہ ملے تو وہ پاگلوں کی طرح دوڑتے پھرتے ہیں ... ...

غرض حقہ بھی لغویات میں شامل ہے جس کو چھوڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اگر کوئی شخص خود نہ چھوڑ سکے تو اسے کم از کم یہ کوشش ضرور کرنی چاہیئے کہ اس کی اگلی نسل اس بدی سے محفوظ رہے اور اس کی عمر کے خاتمہ کے ساتھ اس کی نسل کا بھی اس کے خاندان میں خاتمہ ہو جائے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۰۲)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مسٹر کوسیجن کا عزم نیویارک:

ماسکو ۱۶ ؍ جون۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیجن آج ماسکو سے نیویارک روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ وہاں مشرق وسطیٰ کے بحران کے متعلق جنرل اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں جس کا انعقاد یقینی ہو تا جا رہا ہے روسی وفد کی قیادت کریں گے۔ وہ راستہ میں کچھ وقت کے لئے پیرس میں قیام کر کے مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق صدر ڈیگال سے بھی بات چیت کریں گے۔

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس

نیو یارک ۱۶ ؍ جون۔ روس کی درخواست پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس منعقد کرنے کے سلسلہ میں ممبر ممالک کو جو مراسلے بھیجے تھے ان میں سے اب تک پچاس ملکوں کی طرف سے جواب موصول ہو چکا ہے۔ جس تیزی سے اجلاس کے حق میں جواب موصول ہو رہے ہیں اس سے یقین ہو گیا ہے کہ ۶۲ کی مطلوبہ تعداد بہت جلد پوری ہو جائے گی۔ ۶۲ ملکوں کی طرف سے اجلاس کے انعقاد کی توثیق ہونے کے بعد مسٹر اوتھان چوبیس گھنٹے کے اندر اندر اجلاس بلانے کے پابند ہیں۔ اس لحاظ سے خیال ہے کہ ہنگامی اجلاس ۱۷ ؍ جون بروز ہفتہ منعقد ہو گا۔ جن ملکوں نے سیکرٹری جنرل کے مراسلہ کا سب سے پہلے جواب دیا ان میں پاکستان، افغانستان انڈونیشیا، ملائشیا، فرانس اور لاؤس شامل ہیں۔ اب تک صرف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ہنگامی اجلاس بلانے کے حق میں نہیں ہے۔

لیبیا میں فوجی اڈے خالی کرنے کی ہدایت

قاہرہ ۱۶ ؍ جون۔ لیبیا نے امریکہ اور برطانیہ سے کہا ہے کہ وہ لیبیا میں اپنے تمام فوجی اڈے خالی کر دیں اور فوجوں کو واپس بلا لیں۔ لیبیا کے وزیر اعظم نے کل اپنی حکومت کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا۔

شام میں امریکی ادارے بند

دمشق ۱۶ ؍ جون۔ شامی حکومت نے ملک بھر میں تمام امریکی اور برطانوی سکولوں، اداروں، لائبریریوں اور ثقافتی مرکزوں کو فوری طور پر بند کرنے کا حکم دیا ہے۔

عرب مہاجرین کے لئے پاکستان کی امداد

اسلام آباد ۱۶ ؍ جون ایک لاکھ بائیس ہزار روپے کا امدادی سامان آج اردن میں بھیجا جا رہا ہے۔ اس میں دوائیں کمبل اور کپڑے شامل ہیں۔ یہ سامان پاکستان ریڈ کراس عرب مہاجرین کے لئے بھیج رہی ہے یاد رہے پاکستان کی طرف سے امدادی سامان کی ایک کھیپ پہلے بھی ارسال کی جا چکی ہے۔

بے شمار روسی ٹینک مصر پہنچ گئے

بلغراد ۱۶ ؍ جون۔ یوگوسلاویہ کی خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بے شمار روسی ٹینک اور سو سے زیادہ مگ لڑاکا طیارے مصر پہنچ گئے ہیں۔

دریں اثنا شام کے صدر العطاسی اچانک الجزائر پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے صدر بومدین سے بات چیت کی۔

چار بڑی طاقتوں کے نام صدر ایوب کے پیغامات

اسلام آباد ۱۶ ؍ جون۔ صدر ایوب نے سلامتی کونسل کی رکن چار بڑی طاقتوں کو پیغامات بھیجے ہیں جن میں ان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اسرائیل سے مقبوضہ علاقے خالی کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور عرب علاقے اور مسلمانوں کے مقدس مقامات انہیں واپس دلانے کے سوال پر ہمدردی سے غور کریں۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان کے مطابق یہ صدر ڈیگال، صدر جانسن وزیر اعظم ولسن، اور وزیر اعظم کوسیگن کے نام اپنے ذاتی پیغام میں صدر ایوب نے ان لیڈروں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ مشرق وسطیٰ کے آئندہ تنازعے کا حل انصاف پر مبنی ہو۔

کوسیگن کا اعتراف

ماسکو ۱۶ ؍ جون۔ روسی وزیر اعظم کوسیگن نے بتایا ہے کہ عربوں پر اسرائیل کی فوجی فتح کا سبب امریکی امداد تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ناقابل تصور ہے کہ اسرائیلی فوجوں کو امریکی امداد حاصل ہونے کے باوجود شکست ہو جاتی۔

جاپانی ذرائع کے مطابق وزیر اعظم کوسیگن نے جاپانی وفد کے سربراہ سے گفتگو کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ مسٹر کوسیگن نے جاپانی وزیر اعظم کی طرف سے جاپان کے سرکاری دورے کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ موجودہ صورت حال انہیں یہ دعوت قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ بہر حال وہ جاپانی وزیر اعظم کے دورۂ روس کا خیر مقدم کریں گے۔

صدر کونڈا پاکستان آئیں گے

راولپنڈی ۱۵ ؍ جون۔ زمبیا کے صدر ڈاکٹر کینتھ کونڈا ۱۰ ؍ جون کو پاکستان کے چار روزہ دورہ پر آئیں گے۔ وہ ان دنوں بھارت میں ہیں اور اتوار کی صبح کو لاہور پہنچیں گے۔ لاہور میں ان کا قیام ایک دن کا ہو گا۔ اس کے بعد ۱۹ ؍ جون کو وہ راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔ جہاں وہ صدر ایوب سے اپنے ملک کے لئے اقتصادی امداد کے سوال پر بات چیت کریں گے۔

شاہ حسن امریکہ کا دورہ کریں گے۔

پیرس ۱۶ ؍ جون۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مراکش کے شاہ حسن غالباً آئندہ چند روز میں امریکہ کا دورہ کریں گے اور صدر جانسن سے ملیں گے۔ ان کا یہ دورہ عرب ملکوں کی اس مہم کا ایک حصہ ہے کہ اسرائیل کو مقبوضہ علاقے خالی کرنے پر مجبور کیا جائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴